سوال

(47) اامان مسجد کو دینا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اامان مسجد کو دینا جائز ہے یا نہیں ۔ آجکل عام دستور ہے ۔ کہ دیہات وغیرہ میں اامان مساجد کو مقرر کرتے ہوئے لوگ یہ شرط کرلیتے ہیں ۔ کہ دیگر خدمات کے علاوہ صدقہ فطر اور قربانی کے چمڑے بھی تمہیں دئے جائیں گے کیا یہ صورتیں شرعاً ٹھیک ہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اامان مساجد کو زکواۃ عشر اورچمڑہ قربانی دینا منع ہے کیونکہ حدیث میں اذان پر اجرت لینی منع آئی ہے اذان امامت کے لئے ہوتی ہے تو امام پر اجرت بطور اولیٰ منع ہوئی امام کی ڈیوٹی صرف وقت کی حاضری ہے اور موذن کی ڈیوٹی اس سے زیادہ احتیاط والی ہے ۔ کیونکہ اصل وقت کی اطلاع وہی دیتا ہے ۔ جب اذان پر اجرت منع ہوئی تو معلوم ہوا کے عبادت کے لئے وقت کی حاضری اجرت کا سبب نہیں ہے اور اس میں امام بھی شامل ہے پس محض امامت پر اجرت کسی طرح بھی جائز نہ ہوئی ۔ ہاں بچوں کی تعلیم وغیر پر جو محنت ہے اس کی اجرت جائز ہے ۔ کیونکہ اس صورت میں یہ عاملین کے حکم میں ہوگا البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آج کل عموماً دیہات وغیرہ میں بچوں کی تعلیم کے لئے صدقہ فطر عشر زکواۃ اورچمڑہ قربانی وغیرہ جس صورت سے دئے جاتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ اس طرح گھر کی چیز گھر ہی رہ جاتی ہے یعنی لوگوں کے اپنے ہی بچے ہوتے ہیں اوراپنے ہی صدقات ہاں یہ صورت ہوسکتی ہے کہ یہ سب چیزیں نظام امارت کے سپرد ہوکر بیت المال میں جمع ہوجایئں ۔ تو اس بیت المال سے اس گاؤں کے مدرس کی تنخواہ دی جاسکتی ہے ۔ صحیح معنوں میں شرعی بیت المال کی صورت یہ ہے کہ جماعت کا امیر ہو اس کے ماتحت دیہات وغیرہ میں مقامی امیر ہو جن کے ماتحت مقامی بیت المال ہو ان کا نظام امیر جماعت کے تحت ہو اس صورت میں عشر زکواہ فطرانہ اورچمڑہ قربانی کا تعلق دینے والوں کے ساتھ نہیں رہتا بلکہ ان کے قبضہ تصرف سے نکلکر امیر کے اختیار میں ہوجاتا ہے اب گھر کی چیز گھر میں رہنے والی صورت نہ رہے گی بلکہ حسب ضرورت یہاں خرچ ہوگا اور باقی جہاں ضرورت ہوگی وہاں منتقل ہوجائے گا ۔

مختصر

یہ کہ صدقہ فطر عشر زکواۃ اور قربانی کے چمڑے یہ سب چیزیں ادا کرنے کے بعد ان کو اپنے قبضہ و تصرف میں رکھ کر اپنے ہی بچوں وغیر کیتعلیم پر صرف کرنا جیسے عموماً دیہات وغیرہ میں رواج ہے یہ صورت جائز نہیں ۔

نوٹ

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعتی دینی ادارے جو زکواۃ عشر اور چرم قربانی وغیرہ دینے والوں سے آذاد ہیں۔ ان پر اُن کا تصرف و اختیار نہیں ہوتا ان میں دینے سے یہ چیزیں ادا ہوجاتی ہیں۔ (اخبار تنظیم اہل حدیث 27 مئی 1960ء)

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 13 ص 110

محدث فتویٰ